﴿ذوالحج (عشرہ اول) کے فضائل و مسائل﴾

﴿ترتیب و تحریر: عاقب شہزاد﴾

﴿فاضل جامعہ فریدیہ ساہیوال﴾

﴿تعاون: علامہ مقبول احمد سعیدی﴾

﴿کمپوزنگ: نعمان علی سعیدی﴾

﴿رابطہ نمبر: 0304:7080146﴾

﴿03017732904﴾

ذوالحج (عشرہ اول) کے فضائل:

اسلامی سال کے بارہویں مہینے کو ذوالحج کہتے ہیں۔ "ذو" کا معنی ہے "والا" مطلب یہ ہوا کہ یہ مہینہ حج والا ہے کیونکہ اس میں عظیم رکن اسلام کی تکمیل کی جاتی ہے اس لیے اسے ذی الحج کہتے ہیں۔

1۔ماہ ذوالحج قرآن کی روشنی میں:

ارشاد خداوندی ہے کہ والفجر ولیال عشر "قسم ہے صبح کی اور دس راتوں کی"

اس کی تفسیر میں مفسرین کا اختلاف ہے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ فجر سے مراد صبح کی نماز ہے اور لیال عشر سے ذوالحج کی پہلی دس راتیں مراد ہیں ۔مقاتل کا قول ہے کہ فجر سے مراد مزدلفہ کی وہ صبح جو قربانی کے دن ہوتی ہے۔ عشر سے مراد عیدالاضحیٰ سے قبل کی دس راتیں ہیں،

ووعدنا موسی ثلاثین لیلۃ واتممناھا بعشر فتم میقاتھا "اور ہم نے موسی سے تیس راتوں کا وعدہ لیا۔اور ہم نے اسے پورا کیا، دس کے ساتھ پس اس کا میقات مکمل ہوا

ابوالعالیہ کہتے ہیں کہ یہ مدت ایک ماہ ذوالقعدہ اور دس دن ذوالحج کے تھے۔

2۔ماہ ذوالحج حدیث کی روشنی میں:

ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی رحمت ﷺ نے فرمایا: کہ تمام مہینوں کا سر دار رمضان ہے اور تمام مہینوں میں حرمت والا مہینہ ذوالحج ہے

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا: دنیا کے دنوں میں سب سے افضل ذوالحج کے دس دن ہیں۔ صحابہ نے عرض کی: کیا ان دنوں کے عمل کے برابر راہ خدا میں جہاد کرنا بھی نہیں ہے آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں ،البتہ اس شخص کی بزرگی کے برابر ہے جس نے اپنا منہ خاک آلود کیا۔

3۔ماہ ذوالحج تاریخ کی روشنی میں:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ذوالحج کے اول عشرے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی اور ان کو اپنی رحمت سے نوازا اس وقت وہ عرفہ میں تھے۔

اسی عشرہ میں حضرت ابراھیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اپنا دوست بنایا، اپنا مال مہمانوں کے لیے، اپنی جان آتش نمرود کے لئے، اپنے فرزند اسماعیل علیہ السلام کو قر

بانی کے لئے پیش کر دیا۔اس عشرہ میں حضرت ابراھیم علیہ السلام نے کعبہ شریف کی بنیادر کھی(الجامع الاحکام القرآن)اسی عشرے میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کلام کی عزت عطاہوئی،حضرت داود علیہ السلام کی لغزش معاف کی گئی،

اسی عشرے میں بیعت رضوان ہوئی،اسی عشرے میں یوم الترویہ 8 ذی الحج،یوم عرفہ 9 ذی الحج اور یوم النحر 10 ذی الحج،اسی میں یوم حج اکبر ہے،

4۔حرمت والا مہینہ:

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ سال کے بارہ مہینے ہیں تین مہینے لگاتار حرمت والے ہیں ذی القعدہ،ذی الحج، محرم پھر رجب۔علامہ غلام رسول سعیدی لکھتے ہیں کہ حضرت ابراھیم علیہ السلام کے زمانہ سے یہ دستور چلا آرہا تھا کہ لوگ دور دراز سے حج کے لئے (ذی القعدہ،ذی الحج، محرم)میں آنے جانے کا سفر کرتے تھے۔اور

رجب کے مہینے میں عمرہ کے لئے سفر کرتے تھے اسی لیے ان مہینوں کو حرمت والے مہینے کہا جاتا ہے،ایک قول کے مطابق حرمت کی وجہ یہ ہے کہ لوگ ان مہینوں میں لڑائی کو موقوف کرتے تھے(البقرہ194)

5۔ذوالحج کی عبادات:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ایک شخص گانے سننے کا بہت شوقین تھا، لیکن ذوالحج کا چاند دیکھ کر صبح سے روزہ رکھ لیتا تھا جب یہ بات آپ ﷺ تک پہنچی تو حضور ﷺ نے اسے بلا کر پوچھا کہ تم اس دن کے روزے کیوں رکھتے ہو؟ اس نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ یہ دن حج اور عبادت کے ہیں اور میری خواہش ہے کہ اللہ ان کی دعامیں مجھے بھی شریک کردے ۔حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: تم جو روزہ رکھتے ہو اس پر روزے کے عوض سو غلام آزاد کرنے، قربانی کے لئے حرم میں سو اونٹ بھیجنے اور سواری کے لئے جہاد میں سو گھوڑے دینے کا ثواب ہو گا۔اور ترویہ کے دن روزے دار کو ہزار غلام

آذاد کرنے ہزار اونٹ قربانی کے لئے اور ہزار گھوڑے سواری کے لئے جہاد میں دینے کا ثواب، سال بھر پہلے اور سال بھر بعد مزید ثواب ہو گا۔

حضرت حفصہ رضی اللہ عنھا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ چار عمل ترک نہیں فرماتے تھے۔(1) عشرہ ذی الحج کے روزے (2) عاشورا کا روزہ (3) ایام بیض کے روزے (4) فجر کی دو سنتیں

6۔ماہ ذی الحج کی انفرادی خصوصیات:

1۔حضرت ابراھیم علیہ السلام کی قربانی:

اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو آزمایا اور حکم دیا کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرو چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ

فلما بلغ معہ السعی قال یا بنی انی اری فی المنام انی اذ بحک فانظر ماذا تری قال یابت افعل ماتومر ستجدنی ان شاء اللہ من الصابرین اسی سنت ابراھیمی کو زندہ رکھتے ہوئے آج بھی امت محمدی ﷺ پر دس ذی الحج کو قربانی کرنا واجب ہے کیونکہ حدیث پاک میں ہے کہ جب صحابہ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ تمہارے باپ ابراھیم علیہ السلام کی سنت ہے

2۔ماہ ذی الحج میں فرضیت حج:

ارشاد خداوندی ہے کہ: واتمواالحج والعمرۃ للہ اور تم حج اور عمرہ پورا کرو

حضور ﷺ نے فرمایا: کہ حج کیا کرو کیونکہ حج گناہوں کو اس طرح دھو دیتا ہے جسطرح پانی میل کو دھو دیتا ہے (معجم الاوسط)

حج کی تعریف: احرام باندھ کر نوذی الحج کو میدان عرفات میں قیام کرنے، کعبہ معظمہ

(الف) کا طواف کرنے اور یہ افعال ادا کرنے کے لئے ایک خاص وقت مقرر ہے۔

(ب) حج کب فرض ہوا: حج نو ہجری میں فرض ہوا۔

(ج) حج کا وقت: شوال سے دس ذی الحج تک ہے

(د) وجوب حج کی شرائط: وجوب حج کی درج ذیل شرائط ہیں

☆ مسلمان ہونا☆ بالغ ہونا☆ عاقل ہونا☆ آزاد ہونا☆ تندرست ہونا☆ سفر کے

خرچ کا مالک ہونا☆ سواری پر قادر ہونا

(ح) فرائض حج:

☆ احرام ☆ وقوف عرفہ ☆، طواف زیارت ☆ نیت ☆ ترتیب ☆ ہر فرض کا اس

کے وقت میں ہونا

(و) واجبات حج:

☆ میقات سے احرام باندھنا، ☆ سعی کرنا، ☆ سعی کو صفا سے شروع کرنا، ☆ پیدل

سعی کرنا (اگر عذر نہ ہو)، ☆ وقوف میں رات کا کچھ حصہ آجانا، ☆ عرفات سے واپسی

میں امام متابعت کرنا،☆مزدلفہ میں ٹھہرنا،☆عشاءمزدلفہ میں پڑھنا☆،تینوں جمروں پرتینوں دن کنکریاں مارنا،☆جمرہ عقبہ کی رمی پہلے دن حلق سے پہلے ہونا ،☆ہر روز کی رمی کااسی دن ہونا،☆سر منڈوانا،☆قربانی کرنا،ق☆ربانی کرنااور سر منڈوانا ایام نحراور حرم میں ہونا،☆طواف اقضاء کااکثر حصہ ایام نحر میں ہونا،☆طواف حطیم کے باہر سے ہونا،☆دائیں طرف سے طواف کرنا☆، نجاست حکمی سے پاک ہونا،☆بوقت طواف ستر کا چھپا ہونا،☆طواف صدر،ا☆حرم کے ممنوعات سے بچنا،☆کنکریاں،ذبح، حلق اور طواف میں ترتیب رکھنا،☆وقوف عرفہ کے بعد سر منڈوانے تک جماع نہ ہونا،

3۔ تکبیر تشریق:

اللہ اکبر اللہ اکبر لاالہ الااللہ واللہ اکبر اللہ وللہ الحمد

الف-ایام تشریق:

9ذی الحج کی فجر سے لے کر 13 ذالحج کی عصر تک ایام تشریک کہلاتے ہیں،اہل سنت کے نزدیک،

ب۔ مسائل تکبیر تشریق:

ج۔ تکبیر تشریق واجب ہونے کی صورتیں:

☆ مذکورہ ایام میں ہر فرض نماز کے بعد تکبیرے تشریک پڑنا بلند آواز سے واجب ہے ج ☆ بکہ تین بارا افضل ہے، ☆ تکبیرے تشریق سلام پھرنے کے بعد فورا بعد واجب ہے، ☆ جمعہ کے بعد واجب ☆ اکیلا فرض نماز پڑھنے والے پر بھی واجب ہے،

د۔ تکبیر تشریق واجب نہ ہونے کی صورتیں:

☆ اگر بعد از سلام کوئی کلام کر لیا تو تکبیر تشریق ساقط ہو گئ ☆ مسافر پر واجب نہیں ہے ☆ عورتوں پر واجب نہیں ہے ☆ نفل، سنت، وتر کے بعد واجب نہیں ☆ اور دنوں کی قضا نماز ایام تشریک میں ادا کی واجب نہیں ☆ ایام تشریق کی نمازیں اور دنوں میں ادا کرنے کی صورت میں بھی واجب نہیں (الدر المختار، ورد المختار، کتاب الصلوتہ باب العیدین)۔

4: ذی الحج میں تکمیل دین: ذی الحج میں ہی قرآن کی وہ آیت نازل ہوئی جس میں تکمیل دین کا اعلان کیا گیا ہے بخاری شریف میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ

کے قول کے مطابق یہ آیت عرفہ کے دن نازل ہوئی۔ارشاد خداوندی ہے کہ

الیوم اکملت لکم دینکم۔۔۔۔۔۔۔۔۔المائدہ:3(قرآن)

آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا

5۔ذی الحج میں مسلمانوں کی عید:

ماہ ذی الحج کی دس تاریخ کو عید قرباں منائی جاتی ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ دو مخصوص دنوں میں کھیل کود کرتے تھے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں اللہ نے ان دنوں کی نسبت بہتر دن عطا فرمائے ہیں ایک عید الفطر اور دوسرا عید الاضحی۔